سوال

میری تیس برس ہے شیطان کے بہکاوے میں آکر میں نے ایک عورت سے زنا کرلیا، اوراللہ کے فضل وکرم سے میں سچی توبہ کرچکا ہوں امید ہے اللہ نے توبہ قبول کرلی ہوگی، اب تک میں نے شادی نہیں کی، میری والدہ نے میرے لیے ایک لڑکی کا انتخاب کیا لیکن یہ لڑکی اس عورت کی بیٹی ہے جس سے میں زنا کرچکا ہوں (یہ علم میں رہے کہ زنادوبرس قبل ہوا تھا، اوراب وہ لڑکی بیس برس کی ہے) اس لیے برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں کہ آیا یہ شادی حرام ہے یا نہیں ؟ برائے مہربانی اس مسئلہ میں تفصیل کے ساتھ معلومات دیں کہ آیا جائز ہے یا حرام ؟

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اورآپ یہ کوشش کریں کہ یہ توبہ سچی ہو؛ کیونکہ زنا کا جرم اورگناہ بہت عظیم ہے، اس کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اورپھر شادی شدہ زانی شخص تورجم کا مستحق ٹھرتا ہے، اورحدوداللہ میں اس سے بڑھ کر کوئی حد نہیں؛ کیونکہ زنا کا جرم ہی اتنا قبیح اور شنیع ہے کہ وہ اسی کا مستحق ہے

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس لیے نہیں کہ یہ نکاح حرام ہے، بلکہ اس لیے کہ اس نکاح کی بنا پر آپ اس عورت کے اورقریب ہوجائیں گے جس سے آپ زنا کرچکے ہیں، اوراس کے قریب ہونا آپ کو اس قبیح اور شنیع جرم کی یاددلاتی رہے گی، اور ہوسکتا ہے کہ آپ کو دوبارہ شیطان بہکادے اوراسے مزین کرکے پیش کرے اورآپ دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کربیٹھیں

کیونکہ فحاشی اورمعصیت والی جگھوں سے دوررہنا توبہ کی تکمیل میں شامل ہوتا ہے، اوراس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں اس شخص کا ذکرملتا ہے جس نے ایک سو قتل کرلیے تھے، اور پھرایک عالم دین کے پاس آیا تواس نے اسے وہ بستی اورعلاقہ چھوڑنے کا کہا تھاجہاں کے رہنے والے اہل وفساد تھے، اوریہ توبہ کی تکمیل ہے

لیکن اس لڑکی سے نکاح کے جواز کے بارہ عرض ہے کہ اس میں علماء کرام کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے :

امام شافعی اورامام مالک ایک روایت میں اسے مباح قراردیتے ہیں

اورامام ابوحنیفہ اورامام احمداورامام مالک دوسری روایت میں اس نکاح کوحرام قراردیتے ہیں، لیکن پہلاقول راجح ہے

ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ایسے شخص کے بارہ میں اختلاف ہے جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا کہ آیا اس کے لیے اس عورت کی بیٹی یا ماں کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں، اوراسی طرح اگراس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا توکیا اس عورت کے ساتھ اس کا بیٹا یا اس کا باپ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں، اورآیا اس سارے مسئلہ میں زنا وہ کچھ حرام کردیگا جوصحیح نکاح میں یافاسد نکاح میں حرام ہوجاتا ہے یا نہیں ؟

امام مالک رحمہ اللہ موطا میں کہتے ہیں :

" عورت سے زنا کرنے سے زنا کرنے والے شخص پراس کی بیٹی اوراس کی ماں سے نکاح کرنے کوحرام نہیں کرتا، اورجس نے کسی عورت کی ماں سے زنا کیا اس پراس کی بیوی حرام

نہیں ہوگی، بلکہ اسے قتل کیا جائیگا، اور زنا نکاح حلال کی حرمت میں سے کچھ بھی حرام نہیں کریگا

ابن شہاب اور زہری اور ربیعہ کا بھی یہی قول ہے، اور لیث بن سعد اور شافعی اور ابو ثور اور داود بھی اسی طرف گئے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی یہی مروی ہے اس کے متعلق ان کا فرمان ہے :

"حرام حلال کو حرام نہیں کرتا"

اور ابن قاسم نے امام مالک سے موطا میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے خلاف روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں :

"جس کسی نے بھی اپنی ایسی بیوی کی ماں سے نکاح کیا جس کو اس نے چھوڑ رکھا ہو، تو وہ امام مالک کے ہاں اس حکم میں ہے جس نے اپنی بیوی کی ماں سے نکاح کیا اور اس سے دخول کیا"

اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی کا بھی یہی قول ہے، وہ سب کہتے ہیں : جس نے بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اس پر اس کی بیوی حرام ہوگئی

اور سحنون کہتے ہیں :

"امام مالک کے سب اصحاب ابن قاسم کی اس میں مخالفت کرتے ہیں اور ان کا بھی کہنا ہے جو موطا میں ہے

اور پھر اللہ عزوجل نے مسلمان کے لیے بیوی کی ماں اور بیوی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام کی ہے، اور اسی طرح لونڈی ہو تو اس سے وطئ کرنے پر اس لونڈی کی ماں اور بیٹی بھی اس پر حرام ہوگی

اور اسی طرح جس سے اس کے باپ نے نکاح یا ملک یمین یعنی لونڈی ہونے کی وجہ سے اور اس کے بیٹے نے وطئ کی ہو وہ بھی حرام ہے، تو اس میں حلال وطئ کے معنی پر دلالت ہے والله المستعان

فقہاء مسلمانوں کے سب علاقوں کے اہل فتوی اس پر متفق ہیں کہ : زانی پر وہ عورت جس سے زنا کیا تھا استبراء رحم کرنے کے بعد نکاح کرنا حرام نہیں، تو پھر اس کی ماں اور اس کی بیٹی سے نکاح بالاولی جائز ہوا

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

دیکھیں : الاستذکار (5/463-464) مختصرا

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"راجح قول یہی ہے کہ : جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی ماں زانی پر حرام نہیں، اور جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی بیٹی بھی زانی پر حرام نہیں؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں النساء (24).

اور ایک قرات میں "اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی ہیں.

فاعل کی بنا پر

یہاں اللہ عزوجل نے یہ ذکر نہیں کیا کہ جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی ماں اور اس کی بیٹی محرم عورتوں میں شامل ہوتی ہے، بلکہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے :

اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن کے ساتھ تم دخول کرچکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں النساء (23).

یہ معلوم ہے کہ جس عورت سے زنا کی گیا ہو وہ قطعی طور پر اس کی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی؛ کیونکہ اس کی عورتیں اس کی بیویاں ہیں، چنانچہ جب وہ اس کی عورتوں میں شامل نہیں تو زنا اور سفاح کو صحیح نکاح سے ملحق کرنا صحیح نہ ہوا

اس لیے جب زنا سے توبہ کرچکا ہو تو اس کے لیے اس عورت کی ماں جس سے زنا کیا تھا یا اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (7/38-39).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

یہ مسئلہ اختلافی ہے، اور علماء کرام کا اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ زنا کردہ عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ وہ لڑکی اس کے پانی سے پیدا نہ ہوئی ہو، ہماری آپ کو نصیحت یہی ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس کے دو سبب ہیں :

احتیاط کرتے ہوئے، کیونکہ وہ لڑکی اکثر علماء کے ہاں آپ پر حرام ہے

اور اس لیے بھی کہ اس سے نکاح آپ کے لیے اس کی ماں سے قرب کا باعث ہوگا اور اس کے ساتھ رابطہ کا باعث بنے گا جس سے آپ نے زنا کیا تھا، اور ہوسکتا ہے آپ نے جس گناہ سے توبہ کرلی ہے دوبارہ اس میں پڑ جائیں

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

78597